بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۹ فتح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ دسمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

گردوں میں انفیکشن ابھی ہے ۔ اور ضعف بھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے ۔ آمین

انگلستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے صاحبزادے مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب وہاں گردوں کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں ۔ ابتدائی ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گردہ بڑھ گیا ہے اور پھیلا ہوا ہے ۔ ڈاکٹروں نے ۹ جنوری ۱۹۶۷ء کو برائے اپریشن ہسپتال میں داخل ہونے کو کہا ہے ۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں ۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ عبدالرحمٰن خان صاحب مبلغ انچارج امریکہ مشن تقریباً تین ہفتوں سے بیمار ہیں ۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا ہے ۔ بواسیر کی تکلیف کے ساتھ خون کی کمی ہو جانے سے پچھلے دنوں حالت تشویشناک ہو گئی تھی ۔ اب دو روز سے افاقہ معلوم ہوتا ہے ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا کریں ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے گھروں وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی اختیار کرنا اصحاب الصفہ کا مصداق بننا ہے

خوش قسمت ہیں وہ جنکو یہ نعمتِ غیر مترقبہ نصیب ہو اور وہ یہاں آ کر رہیں

"پوری مستعدی و ہمت سے استقلال دکھلا دیں ۔ یہ آثار پژمردگی ہیں جو اصلی معلوم نہیں ہوتے ۔ یہاں کا یعنی مرکز سلسلہ میں رہنا تو ایک قسم کا آستانہ ایزدی پر رہنا ہے ۔ اس حوضِ کوثر سے وہ آبِ حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیاتِ جاودانی نصیب ہوتی ہے ۔ جس پر ابد الآباد تک موت ہرگز نہیں آ سکتی ۔ اچھی طرح کمر بستہ ہو کر پورے استقلال سے اس صراطِ مستقیم کے راہرو بنیں ۔ اور ہر قسم کی دنیاوی روکاوٹوں اور نفسانی خواہشوں کی ذرا پرواہ نہ کر کے اللہ تعالیٰ کے صادق مامور کی پوری معیت کریں تا کہ حکم کونوا مع الصادقین کی فرمانبرداری کا سنہری تمغہ آپ کو حاصل ہو ..... مامور من اللہ کی صحبت نہایت ضروری بلکہ مغتنمات سے ہے ۔ خوش قسمت وہ جن کو یہ نعمتِ غیر مترقبہ نصیب ہو ۔ جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آ کر آباد نہیں ہوتا یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں رکھتا ۔ اس کی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ مبادا وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص رہے ۔ اپنے گھروں ، وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں بود و باش کرنا اصحاب الصفہ کا مصداق بننا ہے اور یہ تو ایک ابتدائی مرحلوں میں سے ہے ۔ وہ مردانِ خدا کو تو اگر اس سے بھی صدہا درجہ بڑھ کر دشواریوں مصیبتوں کا سامنا ہو تا ہم وہ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ وفورِ جذبۂ عشقِ محبوبِ حقیقی سے آگے ہی قدم مارتے ہیں اور اپنا تمام دھن من تن اسی راہ میں صرف کر دینے کو عین اپنی سعادت و خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور یہی ان کا مقصود بالذات ہوتا ہے کہ دنیوی علائق کے جالوں کو توڑ کر اور اس کے پھندوں سے مخلصی پا کر اس جمیع محامد کی جامع ذات ستودہ صفات کے آستانہ سراپا برکت خیز پر پہنچنے کا شرف حاصل کریں ۔"

(الحکم ۳۰ نومبر و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی

(۱) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا گراں قدر وعدہ فرمایا تھا ۔ اس سال میں اس کی ایک تہائی ادائیگی متوقع تھی مگر آں سیدہ نے اب تک کُل موعودہ رقم کا نصف یعنی اڑھائی ہزار روپیہ ادا فرما دیا ہے ۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

(۲) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اپنے اسی قدر وعدہ یعنی پانچ ہزار روپیہ میں سے اس سے بھی زیادہ رقم ادا فرما دی ہے یعنی تین ہزار روپیہ ۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنی خاص برکات سے نوازے ۔ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے افراد اور نیز جماعت کے دیگر وعدہ کنندگان احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے وعدوں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر سبقت کے ساتھ پورا کریں ۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ رقم فراہم ہو جائے اور ادارہ اپنے مقاصد کی تکمیل کو بروئے کار لا سکے ۔ آمین (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

مغربی تہذیب اور دین

مغربی تہذیب کی آمد سے جو مسائل مسلمانوں میں پیدا ہوگئے ہیں ان کی وجہ سے اسلام پسند علماء کے دلوں میں سخت بے چینی پیدا ہوگئی ہوئی ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق جناب وحیدالدین خان صاحب کا ایک وضاحتی نوٹ ماہنامہ ثقافت میں شائع ہوا ہے۔ اس نوٹ کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ دیوار قہقہہ کے افسانہ کی مثال بیان کرکے آپ رقمطراز ہیں۔

"کچھ ایسا ہی حال آجکل ہمارے ان نوجوانوں کا ہے۔ جو جدید تعلیم حاصل کرنے کے لئے مغربی طرز کی تعلیم گاہوں میں جاتے ہیں۔ یہ نوجوان امتِ مسلمہ کی امید بن کر جدید تعلیم کی طرف بڑھتے ہیں۔ امت بجا طور پر ان سے یہ توقع باندھے ہوئے رہتی ہے۔ کہ وہ مغربی فتنوں کو سمجھ کر اسلام کی طرف سے ان کا جواب فراہم کریں گے، وہ جدید ملحدانہ افکار کے خلاف اسلام کے سپاہی بنیں گے۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ جب۔ وہ مغربی دنیا کو دیکھتے ہیں اور مغربی افکار سے آشنا ہوتے ہیں تو اس کے اتنے گرویدہ ہوجاتے ہیں کہ اس کا مقابلہ کرنے کی بجائے خود اس کی گود میں جا پڑتے ہیں

یہ تبدیلی یونیورسٹیوں میں جانے کے بعد ہی پیدا ہوجاتی ہے، اور اگر خوش قسمتی سے ہمارا نوجوان یورپ اور امریکہ پہنچ گیا تو اس کے بعد تو اس کا عالم ہی دوسرا ہوجاتا ہے۔ اس کا حلیہ بدل جاتا ہے۔ والدین نے اگر غلطی سے کسی مشرقی طرز کی خاتون سے شادی کردی تھی تو اب اس کو طلاق دے کر کوئی "میم صاحبہ" لاکر گھر کی رونق بڑھائی جاتی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ نماز روزہ کو فرسودہ چیز سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے عقائد بدل جاتے ہیں۔ اسلام کو وہ دورِ جدید کے اعتبار سے نظر ثانی کرنے کے قابل سمجھنے لگتا ہے۔ غرض اسلام اور مسلمانوں کو وہ مکمل طور پر مغربی سانچہ میں ڈھالنے کا مبلغ بن جاتا ہے۔ وہ شخص جسے اسلام کا وکیل بننا چاہیئے تھا وہ خود مغربی تہذیب کا وکیل بن کر اسلام پر حملہ کرنا شروع کردیتا ہے۔"

(ماہنامہ ثقافت دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۴۲، ۴۳)

فاضل مضمون نگار نے اس کی وجہ سطحیت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک پروفیسر کے ساتھ ایک مکالمہ کو ثبوت میں بیان فرمایا ہے۔ مگر ہماری مختصر رائے میں یہ مسئلہ محض مغربی تہذیب کی سطحیت کہہ کر ٹالا نہیں جاسکتا۔ بے شک یہ مغربی تہذیب کی ظاہری دلآویزیاں ہیں جو ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا دل لبھانے کی ذمہ دار ہیں۔ مگر یہ اثر تعلیم یافتہ نوجوانوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دلآویزیوں کا شکار عوام و خواص سب ہوتے ہیں۔ مگر زیادہ سنجیدہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے مغربی تہذیب کی طرف رجحانات اس سے کہیں گہری بنیادوں پر قائم ہیں۔ اور وہ ہے اس زمانہ میں مغربی لوگوں کی علوم و فنون کے لئے انہماک اور وہ ترقیاں جو سائنسی علم و عمل میں ان سے معرضِ وجود میں آئی ہیں

یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے فاضل مضمون نگار اغماض نہیں کرسکتے۔ چنانچہ اپنے مکالمہ میں بھی آپ پروفیسر صاحب کو مطمئن نہیں کرسکے۔ اور پروفیسر صاحب اپنے خیال پر قائم رہے ہیں۔ چنانچہ ان کا آخری فقرہ اس کو ظاہر کرتا ہے جو یہ ہے کہ

"آپ منطقی دلائل سے مجھے خاموش کرسکتے ہیں مگر حالات تو اپنی جگہ پر قائم رہیں گے۔"

تاہم فاضل مضمون نگار نے ایک بڑے پتہ کی بات فرمائی ہے جو آئندہ ہم پیش کریں گے۔

حدیث النبیؐ

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل من المسلمین انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقین فلما ابوا ان ینتھوا عن الوصال واصل بھم یوماً ثم یوماً ثم راوا الھلال فقال لو تاخر لزدتکم کالمتنکیل لھم حین ابوا ان ینتھوا وفی روایۃ عنہ قال لھم فاکلفوا من العمل ما تطیقون

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں میں وصل کرنے سے منع فرمایا۔ تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے آپ سے عرض کی، یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ تو وصل کرتے ہیں۔ فرمایا تم میں سے کون شخص میری مثل ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ مگر جب وہ لوگ وصال سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ وصل کے روزے کئی دن رکھے۔ اس کے بعد (عید کا) چاند نکل آیا۔ تو آپ نے ان کے نہ ماننے پر بطور خفگی کے فرمایا۔ "اگر ابھی چاند نہ نکلتا تو میں اور زیادہ روزے تم سے رکھواتا۔" انہی سے ایک روایت ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ لہٰذا تم اس قدر عبادت اپنے ذمہ لو جس کی تمہیں برداشت ہو۔" (بخاری کتاب الصوم)

ہم عمل کی زباں سے بولے ہیں

ہم عمل کی زباں سے بولے ہیں
نعرہ بازوں کے حلق ڈولے ہیں

سوچ کر کچھ جھپٹنا شہباز و
حق تعالےٰ کے یہ ممولے ہیں

اللہ والوں کا حُسن کیا کہنا
سیدھے سادھے ہیں بھولے بھولے ہیں

سنگِ اسود کے بھی ملے ٹکڑے
بُت گروں کے جو دل ٹٹولے ہیں

ابنِ مریم کی سانس نے تنویرؔ
زندگی کے رموز کھولے ہیں

ہم نے تیرا مقام جان لیا
اُمّتی بھی نبی بھی مان لیا
وار پر وار کر رہے ہیں وہ
سینہ ہم نے بھی اپنا تان لیا

تنویرؔ

[redacted]

قسط ۱

دس۱۰ عمومی خامیاں جن کا ترک لازمی ہے

رمضان المبارک میں ان کو چھوڑنے کا عزم کریں

"خطوط کا جواب نہ دینا" ایک عمومی بُرائی ہے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

رمضان المبارک اصلاحِ نفس کے لحاظ سے نہایت ہی بابرکت مہینہ ہے۔ یوں تو سچّی توبہ کی توفیق جب بھی مِل جائے جس دن میں یہ سعادت حاصل ہو اور جس رات میں یہ موقعہ میسر آجائے وہی برکت والا دن اور وہی بابرکت رات ہے مگر رمضان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ مہینہ خاص برکات کا مہینہ ہے اور یوں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی غیر معمولی بارش شروع ہوتی ہے۔ ان دنوں میں نفس کی اصلاح کے ایسے مواقع حاصل ہوتے ہیں جو سال کے دوسرے حصوں میں بالعموم حاصل نہیں ہوتے مومن کا فرض ہے کہ وہ ان بابرکت ایام سے مقدور بھر فائدہ حاصل کرے اور اپنی بھرپور کوششوں سے اپنے نفس کی امراض کا ازالہ کرکے پوری روحانی صحت پانے کی سعی کرے۔

یوں تو سب گناہوں اور کمزوریوں سے توبہ کرنے کا یہ زریں موقعہ ہے مگر تربیت تدریج اور آہستگی کو چاہتی ہے اور نفسِ انسانی بڑے بوجھ کو جلد برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس لئے روحانی مربی و معالج روحانی بیماروں کو یہ ہدایت بھی دیا کرتے ہیں کہ آپ ہر رمضان میں اپنی خامیوں اور کمزوریوں میں سے کم از کم ایک کمزوری کو دُور کرنے کا پختہ عہد کرلیں اور پھر اس کمزوری کو مستقل طور پر چھوڑے رکھیں۔ اس طریق سے بھی انسان آہستہ آہستہ سب کمزوریوں سے رہائی حاصل کرلیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ روحانی علاج مقرر فرمایا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال اسی کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس ارشاد کا یہی منشاء ہے کہ رمضان کے ایام اپنی برکات کے باعث مومن کی کمزوریوں کے دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

عام گناہوں اور بدیوں سے مومن بچتا ہی ہے اور روزہ کی توفیق سے اسے اور بھی روحانی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ ایسی خامیوں کو دور کرنے کا عزم بھی کرلے جو بڑے گناہوں میں شمار نہیں ہوتیں لیکن عام اوقات میں اس کی روحانی پستی اور انحطاط کا موجب بن جاتی ہیں تو اسے ان دنوں کے پاک عزم کے باعث یہ توفیق بھی مل جاتی ہے کہ وہ چھوٹی خامیوں یا عام قومی کمزوریوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر مومن میں کوئی بڑا گناہ پایا جاتا ہے تو وہ ایسی بابرکت راتوں اور باسعادت دنوں میں اس کے چھوڑنے کا عزم سب سے پہلے کرے گا اور اسے اس گناہ کے ارتکاب سے نفرت ہو جائے گی اور تنہائی کی سچّی توبہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ اسے ضرور توفیق بخشے گا کہ وہ رمضان کے بعد بھی سال بھر بلکہ ہمیشہ اس گناہ سے بچا رہے۔ جہاں تک دوسری خامیوں اور کمزوریوں کا تعلق ہے وہ بھی بظاہر معمولی دکھائی دینے کے باوجود جماعتی طور پر بڑے نقصان کا موجب بن جاتی ہیں۔

انسان کی عام طور پر عادت ہے کہ جب تک اسے معیّن خامی اور کمزوری کی طرف توجہ نہ دلائی جائے اسے اس کے ترک کا دھیان نہیں آتا۔ عام گناہ تو سب کو معلوم ہیں اور روزانہ وعظ و نصیحت کے مواقع پر ان کی طرف توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔ اور مومن عام طور پر ان سے بچتے بھی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ ان دنوں دس ایسی عمومی کمزوریوں کی طرف معیّن رنگ میں توجہ دلاؤں جن کو بڑا تو نہیں سمجھا جاتا مگر وہ باہمی تعلقات اور معاشرہ کے بگاڑنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ یہ توجہ دلانا اپنے نفس کو بھی ہے اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کے نفوس کے لئے بھی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ جہاں ہم بڑے گناہوں سے بچتے ہیں وہاں ہم ان خامیوں سے بھی بکلّی مجتنب رہیں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ کیلئے ان سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

جن دس۱۰ خامیوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ان میں سے پہلی خامی خطوط کا جواب نہ دینا ہے۔ جماعتی طور پر بھی اس سے بہت نقصان ہوتا ہے اور انفرادی رنگ میں بھی یہ طریق سراسر نامناسب ہے۔ یہ مسلّم ہے کہ بعض خطوط جواب طلب نہیں ہوتے ان کا جواب نہ دیا جائے تو کوئی ہرج کی بات نہیں ہوتی۔ لیکن جن خطوط کا جواب دیا جانا ضروری ہو یا جن کا جواب طلب کیا گیا ہو ان کا جواب نہ دینا تکلیف دہ بات ہے۔ جماعتوں کی بنیاد محبّت اور اخوّت پر ہے۔ خطوط بالخصوص ضروری خطوط کا جواب نہ ملنے پر اخوّت اور محبّت کو ٹھیس لگتی ہے جیسا کہ بروقت اور مکمل جواب ملنے سے طبائع میں بشاشت اور خوشی بڑھ جاتی ہے۔ جماعتی طور پر تو جن خطوط کا جواب ضروری ہو اور جواب طلب کیا گیا ہو ان کا جواب نہ دینا ایک جُرم بن جاتا ہے۔ جو لوگ جماعتی ضروری خطوط کا جواب تک نہیں دیتے وہ دراصل انانیّت میں مبتلا ہوتے ہیں اور تدریجاً نفاق کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جواب نہ دینے والوں کا یہ حال ہوتا ہے کیونکہ ادھر جماعتی خطوط پر خرچ ہوتا ہے اور مکتوب الیہ کے جواب پر کئی باتوں کے کرنے یا نہ کرنے کا انحصار ہوتا ہے اور جماعتی تنظیم کے بعض حصوں کی تکمیل اس جواب پر موقوف ہوتی ہے۔ اب جواب نہ ملنے سے ایک عظیم قومی نقصان ہوتا ہے۔ جماعتی مالی نقصان کے علاوہ بہت سے کام رُکے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان تمام خرابیوں کی ذمہ داری اس شخص پر ہے جس نے جماعتی خط کا بروقت اور صحیح جواب نہیں دیا۔ انفرادی خطوط لکھنے والا بھی خواہش مند ہوتا ہے کہ اس کے خط کا جواب دیا جائے اسے زحمتِ انتظار کرنی پڑتی ہے لیکن جب کسی قسم کا جواب نہیں ملتا تو اس کی طبیعت میں گونہ کدورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے انفرادی خطوط کا جواب بھی ملنا چاہیئے۔ خط لکھنے والے نے مکتوب الیہ کو ہدیۂ سلام لکھا ہوتا ہے اور شرعی حکم یہ ہے کہ جب کوئی تم کو سلام کہے تو اس سے بہتر جواب دو۔ ورنہ کم از کم ویسا جواب تو دو جیسا اس سلام کہنے والے نے تحفہ پیش کیا ہے۔

بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کو اس کثرت سے خطوط آتے ہیں کہ وہ اپنی ذاتی حیثیت میں ان کے جواب سے قاصر ہوتے ہیں۔ جواب لکھنے کے لئے وقت نہیں ملتا یا ان کی مالی حالت ایسی نہیں ہوتی کہ وہ ہر شخص کو جواب دے سکیں ایسے لوگ اگر فی الواقع معذور ہوں تو اخلاقاً اور شرعاً ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہوسکتا۔ مثلاً ایک شخص کو دعا کے لئے احباب لکھتے ہیں اور وہ سب کو جواب دینے سے قاصر ہے مگر سب کے لئے دعا کر دیتا ہے تو وہ عنداللہ معذور ہے اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔ یوں بھی دعائیہ خطوط کا اصلی جواب دعا ہی ہے۔ البتہ صلحاء کا طریق ہے کہ اس بارے میں بھی حتی الامکان اہتمام کرتے ہیں۔ سیدی حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی ذاتی حیثیت میں بھی قریباً ہر دعائیہ خط کا بھی جواب دیتے تھے۔ ان کے اس طریق سے احباب جماعت کو سکون و طمانیت حاصل ہوتی تھی۔ حضرات خلفاء سلسلہ احمدیہ ایدہم اللہ بنصرہ کا تو شروع سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا انتظام ہے کہ کوئی خط بلا جواب نہ رہے باقاعدہ نظام ہے۔ مگر جماعت کے افراد میں سے بھی بعض لوگ خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کہ کوئی خط بلا جواب نہ رہے۔ اس معاملہ میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

اور محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے بارے میں اکثر دوستوں کو تجربہ ہے کہ وہ حتی الامکان کسی خط کو بلا جواب نہیں چھوڑتے۔ یہ بڑی خوبی کی بات ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کے بارے میں مجھے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے کہ جب تک حضور تمام خطوط پڑھ کر ان پر مناسب کارروائی کا ارشاد نہ فرما دیں آپ کو چین نہیں آتا۔ رات کو بعض دفعہ بہت دیر تک حضور کو ڈاک پڑھ کر اس پر ہدایات دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور حضور کو تسلی اس وقت ہوتی ہے جب یہ سارا کام ختم ہو جاتا ہے مگر ختم ہو جانے کا کیا سوال ہے پھر نئے دن کے ساتھ صدہا خطوط آموجود ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مَیں عرض یہ کر رہا تھا کہ خطوط کا جواب دینا ضروری ہے بعض خطوط کے جواب ایسے سوالات پر مشتمل ہوتے ہیں جو کافی عرصہ چاہتے ہیں مگر جواب تو ہونا ضروری ہے مَیں نے محسوس کیا ہے کہ بہت سے دوست جن میں مَیں خود بھی شامل ہوں اس پہلو سے کوتاہی کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کوتاہی بہرحال خط لکھنے والے کے لئے کچھ نہ کچھ تکلیف پیدا کر دیتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب یہ عزم کریں کہ ہم انفرادی خطوط کا بھی بروقت جواب دینے کی عادت ڈالیں گے۔ اور ہر وہ خط جس کا جواب دینا ضروری ہو اس کا جواب دیں گے تاکہ باہم محبت اور اخوت بڑھے اور جماعتی نظام مزید مستحکم ہو۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعتی نظام کے خطوط کا جواب نہ دینا سخت جُرم ہے۔ اس سے تو ہر حال میں بچنا لازمی ہے۔ جماعتوں کے صدر اور امراء صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کو مرکزی خطوط کا جواب بروقت بھجوانا لازمی ہے۔ اسی طرح مرکزی صیغہ جات کا بھی فرض ہے کہ ہر جماعتی خط پر بروقت اور مناسب کارروائی کر کے لکھنے والے کو بھی جواب دیں بالخصوص جبکہ اس جماعت کی طرف سے جواب کی ضرورت کو ظاہر بھی کیا گیا ہو۔ بعض دفعہ تو ہم سے ایسی کوتاہی بھی ہو جاتی ہے کہ جوابی کارڈ یا لفافہ کے باوجود بھی جواب نہیں دے سکتے۔ یہ سب خامیاں ہیں ہمیں انفرادی طور پر بھی اپنے دلوں میں ان کا اعتراف کر کے اس رمضان المبارک میں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ آئندہ ہم ہر ضروری خط کا جواب بہرحال دیں گے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس خامی سے بھی بچائے اور باہمی اخوت اور محبت بڑھانے کے جتنے ذرائع ہیں ان کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور رمضان المبارک کی جملہ برکات سے کامل حصہ

عطا فرمائے۔ آمین

عرش والے کی طرف سے یہ پیام آیا ہے

برکتیں ساتھ لئے ماہِ صیام آیا ہے
عرش والے کی طرف سے یہ پیام آیا ہے

ظلمتیں ہو گئیں کافور جہاں سے یکسر
کوئی خورشید جبیں بر سرِ بام آیا ہے

اہلِ حق جس کو کہ جنت میں پئیں گے جا کر
ساقیٔ محفل ہیں لئے اب وہی جام آیا ہے

عرش سے اُترا جو بندوں کی ہدایت کیلئے
وہ اسی پاک مہینے میں کلام آیا ہے

عرش سے آ کے فرشتوں نے دہن چوم لیا
جب "محمدؐ" کا زباں پر میری نام آیا ہے

جس کو سرکارِ مدینہ نے بھی بھیجا ہے سلام
مژدہ باد! اب وہی موعود امام آیا ہے

اللہ اللہ تری شان مدینے والے
عرش سے خالقِ اکبر کا سلام آیا ہے

شربتِ دید کا اِک جام پلا دے ساقی!
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ غلام آیا ہے

(حافظ سلیم احمد اٹاوی)

معتکفین مسجد مبارک ربوہ

ذیل کے احباب کو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف کی اجازت دی گئی ہے۔

۱۔ میاں احمد بخش صاحب ادرحمہ
۲۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ
۳۔ حکیم سید عبدالہادی صاحب ربوہ
۴۔ نذیر احمد صاحب کوٹ قاضی
۵۔ ملک محمد الدین صاحب غانپور چک ۲۲۶ ج ب
۶۔ مسعود احمد صاحب جہلمی راولپنڈی
۷۔ چوہدری محمد حسین صاحب ٹکٹ کلکٹر دارالیمن ربوہ
۸۔ ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ
۹۔ اللہ یار صاحب کوٹ قاضی
۱۰۔ شیخ فضل کریم صاحب گوجرانوالہ
۱۱۔ مولوی فضل الدین صاحب بنگوی لائل پور
۱۲۔ مہر اللہ صاحب لائل پور
۱۳۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب دارالبرکات ربوہ
۱۴۔ عبدالعزیز خان صاحب بیرون جھنگ بازار لائل پور
۱۵۔ محمد اسحٰق صاحب نمبردار گوکھووال
۱۶۔ عبدالوحید صاحب پرنس ٹرانسپورٹ لاہور
۱۷۔ غلام محمد صاحب عالم گڑھ
۱۸۔ حاجی عبدالکریم صاحب آف کراچی حال ربوہ
۱۹۔ بابو محمد بخش صاحب پنشنر دارالنصر ربوہ
۲۰۔ محمد شجاعت علی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۲۱۔ عبدالغنی صاحب تارڑ دارالصدر جنوبی ربوہ
۲۲۔ لئیق احمد صاحب طاہر شاہد وکالت دیوان
۲۳۔ محمد صادق صاحب ہانڈو گجر
۲۴۔ عبدالحفیظ خان صاحب راولپنڈی
۲۵۔ محمد علی صاحب فیضی لاہور
۲۶۔ قریشی فیروز محی الدین صاحب ربوہ
۲۷۔ مولوی سردار علی صاحب لاٹھیانوالہ
۲۸۔ چوہدری نور محمد صاحب نونہرہ ورکاں
۲۹۔ منور احمد صاحب کرشن نگر لاہور
۳۰۔ یو۔ اے مخدوم صاحب راولپنڈی
۳۱۔ چوہدری عبدالحق خان صاحب چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ
۳۲۔ محمد عیسیٰ صاحب راجہ جنگ
۳۳۔ شبیر محمد صاحب سیدوالہ
۳۴۔ صوبیدار صلاح الدین صاحب لاہور چھاؤنی
۳۵۔ حکیم فیروز الدین صاحب کراچی
۳۶۔ ملک محمد یوسف صاحب سکندر آباد میانوالی
۳۷۔ کیپٹن ملک خادم حسین صاحب۔ ربوہ
۳۸۔ چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ
۳۹۔ چوہدری حفیظ احمد صاحب وہاڑی
۴۰۔ بشارت احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا
۴۱۔ محمد ملک صاحب گھسیٹ پور
۴۲۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب۔ ربوہ
۴۳۔ سلطان احمد صاحب جامعہ احمدیہ
۴۴۔ محمد حنیف صاحب چک ۳۵ ج ب قادر آباد
۴۵۔ مجیب الرحمٰن صاحب درنگہ۔ لاہور
۴۶۔ چوہدری سردار محمد صاحب سرائے شیخوپورہ
۴۷۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ
۴۸۔ عبدالباری صاحب قیوم جامعہ احمدیہ
۴۹۔ ریاض احمد صاحب ضلع سیالکوٹ بھڈال
۵۰۔ ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ربوہ
۵۱۔ رشید احمد صاحب ایم۔ اے۔ لالہ موسیٰ
۵۲۔ منیر احمد صاحب تاگی۔ نیلا گنبد لاہور
۵۳۔ کیپٹن ملک عبداللہ خاں صاحب باب الابواب ربوہ
۵۴۔ ریاض احمد صاحب انسپکٹر زراعت سرگودہا
۵۵۔ محمود احمد صاحب قمر ایڈووکیٹ لائلپور
۵۶۔ مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی۔ ربوہ
۵۷۔ چوہدری محمد رمضان صاحب۔ ربوہ
۵۸۔ ملک مظفر خاں صاحب جوئیہ چک ۱۵۲ شمالی
۵۹۔ سید میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ
۶۰۔ صوفی محمد الدین صاحب بدوملہی
۶۱۔ نصیر محمد صاحب چوہدری جامعہ احمدیہ۔ ربوہ
۶۲۔ عبدالوہاب صاحب درجہ سادسہ
۶۳۔ شیخ احمد علی صاحب لائل پور
۶۴۔ سارجنٹ ضیاء اللہ صاحب سرگودہا
۶۵۔ مولانا ابوالعطاء صاحب۔ ربوہ

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان برائے لجنات

لجنات کو چاہیئے کہ خدمتِ خلق کے طور پر مرکز کے مستحق غرباء کے لئے گرم کپڑے اور لحاف وغیرہ بھجوائیں۔ موسم کافی سرد ہے ہمیں چاہیئے کہ اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے ثواب حاصل کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

علماء سلسلہ کی دینی و علمی تقاریر۔ پُرسوز اجتماعی دعائیں، عبادات اور نوافل

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد

خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا پچھترواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ مبارک جلسہ جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی تھی بتاریخ ۴-۵-۶ ربوبیت انوار، پیر اور منگل نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

امسال بھی ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے اس روحانی اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے احباب جماعت تشریف لائے۔ چنانچہ یو۔پی، بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ، مدراس، کیرالہ، بمبئی، حیدر آباد، چنتہ کنٹہ۔ یادگیر۔ جموں کشمیر وغیرہ کے علاقوں سے شمع احمدیت کے پروانے ان مقدس ایام میں اس مقدس بستی میں آ جمع ہوئے۔

علاوہ ازیں ایک صد افراد پر مشتمل ایک وفد پاکستان سے محترم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ کی زیر قیادت تشریف لایا نیز انگلستان، امریکہ اور افریقہ کے دوست بھی شریک جلسہ ہوئے انہیں میں مشرقی و مغربی افریقہ کے تین افریقی طلباء بھی تشریف لائے ہوئے تھے جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مقیم ہیں۔ اسی طرح ہماری جرمن بہن محترمہ رشیدہ نوبیل صاحبہ بھی جلسہ سے دو روز قبل تشریف لا کر جلسہ میں شریک ہوئیں۔ جلسہ کے تینوں روز دونوں وقت دن اور رات کو مقررہ پروگرام کے مطابق علماء و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پُر از معلومات تقاریر ہوئیں۔ احباب جماعت کے علاوہ بڑی تعداد میں غیر مسلم معززین بھی باقاعدگی سے شریک جلسہ ہوتے رہے۔

دن کے اجلاسات احمدیہ جلسہ گاہ میں اور شبینہ اجلاسات مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے۔

پہلا دن۔ پہلا اجلاس

پہلے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ٹھیک ساڑھے دس بجے محترم الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ اسکے بعد محترم صاحب صدر نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس وقت تمام احباب کرام احتراماً کھڑے ہوگئے اور سبھی زیر لب دعاؤں میں معروف تھے۔

یونہی لوائے احمدیت اپنی پوری شان و شوکت اور پروقار انداز میں فضا میں لہرانے لگا تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے روح پرور نعروں سے گونجنے لگی

اسکے بعد مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

افتتاحی تقریر

محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ آج خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا، وہ جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ سالانہ کی بنیاد اس عظیم الشان ہستی نے رکھی تھی جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی کئی بشارتیں اور خوشخبریاں وابستہ تھیں۔ جب آپ نے دعویٰ فرمایا اس وقت ساری دنیا آپ کی مخالف تھی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی بشارتوں کے مطابق وہ عظیم الشان انقلاب پیدا فرمایا کہ اب ایک بڑی جماعت ساری دنیا میں آپ کے ساتھ وابستہ ہے۔

محترم صاحب صدر نے دوران تقریر فرمایا کہ یوں تو دنیا میں مختلف قسم کے اجتماعات جلسے میلے وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے اشغال سے اپنے دل بہلاتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ اجتماع خالصۃً للہ اور محض دینی و روحانی ہے۔ ان مبارک ایام سے مستفید ہونے اور روحانی خزائن سے اپنی اپنی جھولیاں بھرنے کے لئے احباب مختلف قسم کی صعوبتیں اور مشکلات برداشت کر کے دور دراز علاقوں سے آتے ہیں۔ اور دن رات عبادات و دعاؤں میں منہمک ہوتے ہیں اور اپنی روح کو صیقل کر کے دلوں میں ایک نیا اور تازہ ایمان لے کر واپس لوٹتے ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ کی بڑی برکات ہیں

محترم صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس میں تمام حاضرین جلسہ نے شریک ہو کر اسلام و احمدیت کی سربلندی کے لئے اور امن عالم کے لئے آستانہ الوہیت پر دعا کی۔

پیغام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور اقدس نے اس مبارک جلسہ کے لئے ارسال فرمایا (یہ پیغام الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بنگال و اڑیسہ کی تھی۔ آپ نے مندرجہ بالا موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ مذہب کا نقطہ مرکزی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ لیکن وہ کسی کو نظر نہیں آتی۔ وہ اپنی تجلیات کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی پر یقین و ایمان پیدا کرنے کے لئے سلسلہ الہام و وحی جاری فرمایا اور خدا تعالیٰ اپنے چنیدہ بندوں پر وحی و الہام نازل فرما کر تمام دنیا میں اپنی ہستی اور زندگی کا ثبوت دیتا ہے۔

فاضل مقرر نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے دعویٰ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تبشیری و انذاری پیشگوئیوں کا مدلل اور دلنشین انداز میں ذکر فرمایا۔

احمدیت کیا ہے

دوسری تقریر محترم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بعنوان "احمدیت کیا ہے" ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت خالصۃً ایک مذہبی اور بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے جو اس صدی میں خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔

اس عظیم الشان انسان کی قائم فرمودہ تحریک کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ اور یہ جماعت اور یہ سلسلہ اسلام ہی کا دوسرا نام ہے اور اس کے قیام کا اولین مقصد تمام مذاہب عالم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور اس طرح امن عالم قائم کرنا ہے۔ اس مقصد میں خدا تعالیٰ اس روحانی سلسلہ کو کامیابی عطا فرما رہا ہے۔ اور دنیا کے کناروں تک یہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کوشاں ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرا لڑکا لفٹنٹ مجیب ظفر اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو کر کمیشنڈ پوسٹ ہو گیا ہے۔ عزیز کی ترقی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے نیز میرے شوہر ظفر اللہ صاحب عرصہ سے بعارضہ کمر نسیں و نقرس بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب میرے شوہر کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (ممتاز ظفر اللہ، فلیمنگ روڈ لاہور)

احمدی بچے وقفِ جدید کا چندہ جلد ادا کریں۔ ورنہ پچاس ہزار روپے کیسے پورے ہونگے

مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونیوالی خواتین

ربوہ سے باہر کی جن بہنوں کو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ بیسویں روزے کی صبح اعتکاف بیٹھنا ہوگا۔ موسم سرد ہے بستر وغیرہ ساتھ لائیں۔ جن کے نام اس فہرست میں شامل نہیں۔ وہ آنے کی زحمت نہ کریں اپنے ہی شہر کی مسجد میں وہ بیٹھ سکتی ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب عربی ماسٹر۔ چک ۲۲۵ براستہ گگو ضلع ساہیوال

۲۔ ،، مسعودہ بیگم بیوہ محمد رمضان خاں راجپوت پیپلز کالونی لائلپور

۳۔ ،، مفضل بیگم والدہ رانا منظور احمد صاحب ،،

۴۔ ،، نظام بی بی صاحبہ۔ والدہ فضل الٰہی صاحب گوجرہ

۵۔ ،، عصمت بی بی صاحبہ صدر لجنہ چک ۱۲ ب مرشمیر روڈ ضلع لائلپور

۶۔ ،، امۃ الحمید بیگم صاحبہ۔ اہلیہ ڈاکٹر محمد خاں صاحب علی پور۔ ضلع ملتان

۷۔ ،، مرداد بیگم صاحبہ۔ والدہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وکیل سٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

۸۔ ،، زینب بی بی صاحبہ اہلیہ غلام حسین کھوکھر۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۹۔ ،، کریم بی بی صاحبہ اہلیہ چراغ دین۔ سانگلہ ہل

۱۰۔ ،، حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد لطیف صاحب ٹھیکیدار۔ گوجرہ

۱۱۔ ،، لال بی بی بیوہ محمد خاں صاحب مرحوم دوالمیال

۱۲۔ ،، عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالعلیم صاحب جھنگ صدر

۱۳۔ ،، نور بی بی صاحبہ معرفت مرزا محمد عظیم صاحب محمد نگر لاہور

۱۴۔ ،، عنایت بیگم صاحبہ۔ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب رشید۔ شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور

۱۵۔ ،، بشیر بیگم ،، اہلیہ صاحبہ ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب داتہ زید کا۔ ضلع سیالکوٹ

۱۶۔ ،، عائشہ بی بی صاحبہ ادرحمہ۔ ضلع سرگودھا

۱۷۔ ،، عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مولوی الف دین صاحب مرحوم۔ چونڈہ

۱۸۔ ،، فاطمہ صاحبہ احمد نگر

۱۹۔ ،، فاطمہ بی بی صاحبہ معرفت سراج ٹرنک ہاؤس۔ چنیوٹ

۲۰۔ ،، بشریٰ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ شیخ بشیر احمد۔ مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور

۲۱۔ ،، محمودہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد تقی صاحب مرحوم۔ منٹگمری

۲۲۔ ،، مکرمہ سعیدہ بیگم والدہ ڈاکٹر محمود الحسن صاحب لاہور چھاؤنی

۲۳۔ ،، رشیدہ بیگم زوجہ حکیم خیر اللہ صاحب گوا منڈی کوئٹہ

۲۴۔ ،، رسولی بی بی بنت ثناء اللہ بشیر احمد صاحب نمککاساز۔ حافظ آباد

ضروری اعلان

تجارتی اور دیگر کاروباری اعتبار سے ضلع لائلپور میں جڑانوالہ کا مقام خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں بعض ملز (کارخانہ جات) بھی ہیں جن میں ہزار ہا لوگ ملازم ہیں۔ بسلسلہ ملازمت وغیرہ بعض احمدی دوست بھی مختلف مقامات سے جڑانوالہ میں تشریف لاتے ہیں۔ ایسے تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جڑانوالہ میں جماعت احمدیہ مدت سے قائم ہے۔ نماز باجماعت اور درس کا باقاعدہ انتظام ہے۔ مسجد احمدیہ کے ملحقہ احمدیہ دارالمطالعہ بھی اور مرکز کی طرف سے مربی بھی موجود ہیں۔

لہذا باہر سے آنے والے احمدی احباب کو چاہیئے کہ وہ مقامی جماعت سے رابطہ قائم کرنے کی غرض سے مسجد احمدیہ اور احمدیہ دارالمطالعہ لائلپور روڈ جڑانوالہ میں گاہے گاہے تشریف لاتے رہا کریں۔

نیز جن احمدی احباب کے عزیز رشتہ دار جڑانوالہ میں ملازمت یا کسی دوسرے کاروبار کے سلسلہ میں رہائش رکھتے ہوں۔ وہ براہ کرم خاکسار کو ان کے پتہ جات سے مطلع فرمائیں تاکہ مقامی جماعت کے عہدیداران بھی ان کے عزیز رشتہ داروں کو مل کر مقامی جماعتی تنظیم میں انہیں منسلک کر سکیں۔

خاکسار سلطان محمد امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ ضلع لائلپور

سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ توجہ کریں

نئے سال کے دو ماہ ختم ہو چکے ہیں اور ان مہینوں میں ناصرات کا چندہ صرف ۱۳۲-۹۰ روپے وصول ہوا۔ وصولی کی یہ رفتار بہت افسوسناک ہے۔ براہ مہربانی تمام شہروں کی ناصرات کی عہدیداران تمام بچیوں سے چندہ وصول کر کے ہر ماہ باقاعدگی سے بھجوائیں۔ چندہ تھوڑا ہونے کی صورت میں لجنہ کے چندہ میں اسکو جمع نہ کیا جائے۔ بلکہ الگ ناصرات کا چندہ ہی ظاہر کریں۔ اور نہ ہی اس وجہ سے چندہ مرکز میں بھیجنے سے روکا جائے کہ بہت سا چندہ ایک دفعہ ہی بھیجیں گے۔ تمام سیکرٹریاں اپنا فرض سمجھتے ہوئے چندہ اور مکمل رپورٹ باقاعدہ بھجوائیں۔ اکتوبر، نومبر میں صرف چند لجنات نے ناصرات کی رپورٹ بھجوائی ہے۔

(سیکرٹری ناصرات)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۲ فروری کو ہوگا۔ امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے:-

چھوٹا گروپ (۱) کتاب ہمارا آقا نصف صفحہ ۴۸ تک
(۲) التحیات نماز باترجمہ
(۳) کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ مسجد داخل ہونے کی دعا
چاند دیکھنے کی دعا۔

بڑا گروپ (۱) احمدیت کی مختصر تاریخ (زیر طبع)
(۲) قرآن کریم پہلا پارہ نصف باترجمہ
(۳) دعا نماز جنازہ۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ روزہ کھولنے کی دعا

تمام سیکرٹریان اپنے شہروں میں بچیوں کو اس امتحان کے لئے تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیاں امتحان میں شامل ہوں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

دعائے مغفرت

چوہدری خضر حیات صاحب عرف کھیڑا عمر ۷۰ سال ساکن چک [illegible] تحصیل سمندری بقضائے الٰہی مورخہ [illegible] کو انتقال فرما گئے۔ نماز جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہو سکے۔ احباب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے آمین

(خاکسار سید محمد حسین امیر حلقہ تحصیل سمندری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمندری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری شادی کو عرصہ سولہ سال ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی تک اولاد نرینہ سے محروم ہوں۔ دوست میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا فرمائے۔

(قریشی محمد اشرف شاکر انچارج ڈسپنسر آدم والی براستہ ضلع رحیم یار خان)

۲۔ سیٹھی عبدالعزیز صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کے ہاں اولاد ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار نیاز قطب احمد بٹ)

احباب متوجہ ہوں

خیرپور میں احمدیہ مسجد نہیں ہے۔ اسلئے جو احباب باہر سے آتے ہیں ان کی خیرپور میں موجود احمدیوں سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ اسلئے تمام جماعتوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ خیرپور میں جمعہ کی نماز خاکسار سعید افضال احمد بٹ کے گھر پر ہوتی ہے۔ جو بھی دوست باہر سے تشریف لائیں اس پتہ پر ملیں۔

سعید افضال احمد ظفر کوارٹر نمبر ۳ بلاک نمبر سی فیض آباد کالونی خیرپور میرس

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان اسیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۶۰

میں محمد منیر ولد بابو محمد حنیف صاحب مرحوم قوم گوندل راجپوت عمر ۶۴ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن ۴۶ راوی روڈ نزد ڈسپنسری۔ پوسٹ آفس لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۶-۹-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک پختہ مکان نمبر ۴۶ راوی روڈ لاہور ہے۔ جس کی موجودہ قیمت تقریباً ۴ ہزار روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کوئی آمد نہیں بلکہ میرا گزارہ اپنے لڑکے کی امداد پر ہے جو مبلغ ۵۰ روپے میرے ذاتی اخراجات کے لئے بھیجتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے

(شرط اول ۳/۵۰)

العبد :۔ محمد منیر بقلم خود مکان ۴۶ راوی روڈ نزد ڈسپنسری پوسٹ آفس۔ لاہور

گواہ شد :۔ محمد صدیق شاکر موصی ۱۷۵۷۱ صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

گواہ شد : غلام نبی بقلم خود موصی ۱۷۴۴۲ سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھاٹی گیٹ۔ لاہور

مسل نمبر ۱۸۵۶۳ :۔

میں عطاء اللہ خان ولد چوہدری حسین بخش قوم جٹ تتلے پیشہ زراعت عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن مالوکے تتلے ڈاک خانہ مالوکے تتلے ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ریٹائرڈ ٹیچر کے طور پر ہوں۔ قریباً دو ہزار روپیہ میرا پراویڈنٹ فنڈ ہے جو ابھی نہیں ملا۔ اور موروثی ۱۶ کنال اراضی میری ملکیت ہے جس کی قیمت قریباً ۳۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام وصیت کرتا ہوں اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد اور ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ اس کا ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء سے لینے کی حقدار ہے۔ زمین کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور ۲۰۰۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ علیحدہ ادا کر دوں گا۔ اگر ادا نہ کر سکوں تو صدر انجمن احمدیہ میرے ورثاء سے لینے کی حقدار ہے۔ آج مورخہ ۶۶-۹-۲۴ سے میری یہ وصیت منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۵/- روپے)

العبد :۔ عطاء اللہ خان ولد حسین بخش حال ساکن مالوکے تتلے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :۔ نذیر احمد ولد بڈھے خان ساکن مالوکے ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ آفتاب احمد بقلم خود پسر موصی ساکن مالوکے تتلے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۸۵۶۴

میں ایم غلام محمد ولد حافظ احمد الدین قوم جنجوعہ پیشہ ٹیلرنگ ہاؤس عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۱۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا ایک مکان نمبر ۴۹-۵-۵ بلاک نمبر ۲۲ سرگودھا میں ہے اس کی قیمت اندازاً ۱۰۰۰۰ روپے ہے (۲) ایک دکان بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔

(۳) ایک مکان محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں رقبہ ایک کنال قیمت اندازاً ۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔ یہ جائداد میری واحد ملکیت ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۱۶۵۰۰/- روپیہ ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد کی آمد سے نہیں۔ بلکہ بذریعہ کاروبار مسلم لیگ ٹیلرنگ ہاؤس مجھے ۱۰۰ روپیہ ماہوار ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۶۶-۱۱-۱ تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۱۶۵۰ روپے)

العبد :۔ ایم غلام محمد سرگودھا شہر

گواہ شد :۔ حافظ مسعود احمد ووڈ میڈیکل سروس بلاک نمبر ۲ ناظم امیر ضلع سرگودھا

گواہ شد :۔ محمود احمد بقلم خود بلاک ۱۲ سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۸۵۶۵

میں سید محمود احمد ولد سید علی بخش صاحب قوم سید نجاری پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ صوبہ بلوچستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ستمبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ تقریباً ۲۸۲/- روپے (دو صد بیاسی) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ (شرط اول ۵/- روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :۔ سید محمود احمد۔ ہیڈ کلرک ارگیشن آفس۔ کوئٹہ۔

گواہ شد :۔ محمد لٰسین سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ۔ کوئٹہ۔

گواہ شد :۔ خلیفہ عبد الرحمٰن قاضی جماعت احمدیہ۔ کوئٹہ۔

عطاران مشرق ربوہ رجسٹرڈ

کے مایۂ ناز تحفے

خورشید ہیئر آئل

متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی اقسام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت اڑھائی روپیہ

روغن آملہ

خالص آملہ سے تیار کردہ قیمت پونے دو روپے

روغن سرسوں کچی گھانی

سو فیصدی خالص قیمت ڈیڑھ روپیہ

نیز جلسہ سالانہ پر عطریات بھی حاصل کر سکیں گے۔ انشاء اللہ

عطاران مشرق رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ

درخواست دعا

میرے برادر نسبتی عبد الوہاب خان صاحب نے ایک محکمہ میں انٹرویو دیا ہے۔ جس کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (محمد نواز مومن)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے

ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ پر آنیوالے اور انکی خدمت کرنے والے دونوں بڑے بھاری ثواب کے مستحق ہیں

ربوہ کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت اور ان کے آرام کا خیال رکھنا بڑے ثواب کا موجب ہے فرماتے ہیں:-

"جلسہ سالانہ پر آنے والے کسی ذاتی غرض اور منفعت کی بناء پر یہ سفر نہیں کرتے بلکہ محض خدا تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں اور ایک نیک مقصد ان کے ذہن میں ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص خدا اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے خدا اور اس کا رسول مل جاتا ہے اور کوئی شخص بیوی کے لئے ہجرت کرتا ہے اور اسے بیوی مل جاتی ہے مگر یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ جس قسم کی کسی کی نیت ہوگی ویسی ہی اس کی ہجرت ہو گی جو لوگ یہاں جلسہ سالانہ پر اس لئے آتے ہیں کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنیں قرآن کریم کی باتیں سنیں اور اسلام کی باتیں سنیں انھیں ایک ایسے شخص کا ثواب ملتا ہے جو اپنے وطن اور بیوی بچوں کو محض اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ خدا کی باتیں سنے اور جو شخص انھیں پانی پلاتا ہے کھانا کھلاتا ہے اور ان کے آرام کے لئے اپنا مکان دیتا ہے وہ بھی بڑے بھاری ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ پچھلے سال یہ شکایت پیدا ہو گئی تھی کہ یہاں کے رہنے والوں نے مہمانوں کے لئے بہت کم مکانات دیئے تھے۔ جس کی وجہ سے مہمانوں کو تکلیف ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس سال دوست اس بات کا خاص خیال رکھیں گے۔ چند دن کے لئے تکلیف اٹھانا بڑی بات نہیں۔ اگر کسی گھر میں دس پندرہ افراد کا بھی کنبہ رہتا ہو وہ زمین پر سو کر چند دن کے لئے ایک کمرہ میں گزارہ کر سکتے ہیں باقی کمرے وہ مہمانوں کو دے سکتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے افسروں کا کام ہے کہ ان گھروں میں قناتیں لگا کر پردہ کا انتظام کر دیں تاکہ گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔

یہاں کے رہنے والے ایماندار اور مخلص ہیں اگر انہیں بتایا جائے کہ خدا تعالیٰ کے مہمانوں کے لئے جگہ نہیں تو وہ اس بات کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے کہ وہ خود درختوں کے نیچے سو جائیں اور مکان مہمانوں کے لئے خالی کر دیں ان کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ قربانی نہیں کریں گے بدظنی ہے وہ اس وقت تک قربانی میں سستی کرتے ہیں جب تک کہ حقیقت ان پر ظاہر نہیں ہو جاتی۔ جب ان پر حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں"

(الفضل ۹ دسمبر ۱۹۶۶ء)

دعائے مغفرت!

میرے برادر نسبتی مرزا العیب بیگ صاحب جو دارالسلام (مشرقی افریقہ) سے دو سال قبل ریٹائر ہو کر آئے تھے اور بھاٹی گیٹ لاہور میں مقیم تھے مورخہ ۱۸/۱۲/۶۶ لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عرصہ سے پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ سے بیمار تھے۔ مورخہ ۱۹/۱۲/۶۶ کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا محمد صادق محلہ دارالبرکات ربوہ)

یہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کا مورد بننے کا وقت ہے

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ العزیز ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو ہو رہا ہے۔ اس جلسہ کی ابتداء سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے ارشاد کے تحت کی تھی۔ چنانچہ ہر سال ہم اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوتے اور خدائی نشانات کا ظہور دیکھتے ہیں!

اس جلسہ کی آمد ہم پر مہمانداری کی گوناگوں ذمہ داریاں بھی عاید کرتی ہے۔ خدا کے مہمان دور دور سے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر اور کڑکڑاتے جاڑے کی شدت کو نظر انداز کر کے اس جلسہ میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ ان مہمانوں میں بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیماری یا کسی اور مجبوری کے تحت اجتماعی فرودگاہوں میں قیام نہیں کر سکتے بعض مہمان اہل و عیال کے ساتھ تشریف لاتے ہیں تاکہ ان کے کنبہ کا ہر فرد جلسہ کی برکات سے فیض یاب ہو سکے! اس صورت میں ہمیں ان کے قیام کے انتظام کے لئے دوستوں کو تکلیف دینا پڑتی ہے۔ سو میں احباب ربوہ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کا مورد بنتے ہوئے اپنے مکانوں میں کشائش اور دلوں میں کشادگی پیدا کریں اور حتی الوسع اپنے مکان کا ایک حصہ خدا کے مہمانوں کے لئے وقف کریں۔ تاکہ وہ جلسہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کے علاوہ مہمانداری کے ثواب سے بھی بہرہ اندوز ہو سکیں ۔۔ جلسہ پر آنے والے مہمان خدا اور اس کے مسیح کے بلائے ہوئے آتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ افراد جو خود تکلیف اٹھا کر ان مہمانوں کو سہولت پہنچاتے اور خود تنگی برداشت کر کے ان کے لئے فراخی پیدا کرتے ہیں۔

اے مسیح موعودؑ کے پروانو! میں خدا کے مہمانوں کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ امید ہے آپ میرے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کشائش، کشادگی اور وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مکانات جلسہ سالانہ ۔ ربوہ)

فدیہ کی رقوم نظارت خدمت درویشان میں بھجوائی جائیں

روزنامہ الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں علمائے سلسلہ کی طرف سے متعدد نوٹ شائع ہو چکے ہیں کہ احباب جماعت اس مبارک مہینہ میں روزہ کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ رکھ کر ارشاد خداوندی کی تعمیل کریں اور اپنی روحانیت کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی سعی فرمائیں۔ اور ایسے احباب جو کسی شرعی عذر کی بناء پر روزہ نہ رکھ سکیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اس عذر کو دور کرنے کے بعد اس گنتی کو پورا کریں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے کشائش رزق سے بھی نوازا ہے تو وہ اس مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں تاکہ اس مہینہ کی برکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں اور ایسے اصحاب جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلا دیں تو یہ ان کے لئے دوہرے ثواب کا موجب ہوگا فمن تطوّع خیرًا فھو خیرٌ لہٗ

نظارت خدمت درویشان سالہا سال سے فدیہ کی رقوم جماعت کے مستحقین میں تقسیم کرنے کی خدمت پوری ذمہ داری کے ساتھ سر انجام دے رہی ہے لہٰذا ایسے بھائی اور بہنیں جنہوں نے فدیہ رمضان ادا کرنا ہے وہ براہ مہربانی یہ رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام پر جلد از جلد بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ اسی مہینہ میں ہی یہ رقوم مستحقین تک پہنچائی جا سکیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

درخواست دعا

مکرم محمد شریف اختر صاحب کارکن الفضل دو ایک روز سے بیمار رہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عباد اللہ گیانی مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴